بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر سہیل حسن ☆

کتب طبقات، تاریخ اور اسماء الرجال میں سیرت نگاری کا منہج

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین
و خاتم النبیین وبعد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زبان، ہر زمانے میں اور سیرت کے ہر پہلو پر کتابیں تصنیف کی گئی ہیں، آپ ﷺ کی سیرت کا ذکر جو قرآن کریم سے شروع ہوا ہے، قیامت تک جاری رہے گا۔ ان شااللہ!

تاریخ سیرت نگاری کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سلسلہ صحابہ کرامؓ کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا، اور صحابہ کرامؓ میں ایسے حضرات کے نام ملتے ہیں جو کہ سیرت سے متعلقہ روایات بیان کرنے میں نمایاں تھے، ان میں حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔(۱)

اور اس قدیم سیرت نگاری کی وجہ سے سیرت نبوی ﷺ میں کسی قسم کی تحریف، مبالغہ اور اضافہ کی گنجائش کم سے کم ہو گئی ہے۔

سیرت کے اوّلین ابتدائی مصادر میں قرآن کریم، کتب حدیث، کتب دلائل و شمائل، کتب

☆۔ صدر شعبہ علوم القرآن والحدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

سیرت، کتب تاریخ و طبقات اور کتب اسماء الرجال شامل ہیں۔

اور ضمنی مصادر میں کتب ادب، شعری دیوان، کتب تراجم اور کتب جغرافیہ، سیرت کے مسائل سلجھانے میں ہماری مدد کرتی ہیں۔

قرآن کریم کے بعد کتب حدیث سیرت کا ایک اہم مصدر ہیں، اور بغور دیکھا جائے تو وہ تمام علوم جن کا دارومدار نقل و روایت اور اسناد پر ہے حدیث نبوی ﷺ ہی سے ظہور پذیر ہوئے، مثلاً: سیرت و مغازی تاریخ و طبقات اور تراجم و سوانح، یہاں تک کہ تفسیر قرآن اور قرأت سے متعلقہ علوم وفنون حدیث نبوی ﷺ سے ہی پیدا ہوئے اور آہستہ آہستہ ترقی پاتے چلے گئے، ابتدا میں یہ سب علوم حدیث میں اس لئے شامل تھے کہ ان سب کو رواۃ وحفاظ کے حافظے میں جگہ ملی تھی، رفتہ رفتہ یہ جزوی علوم اپنے نام اور موضوعات کے اعتبار سے حدیث سے الگ ہوتے چلے گئے، اور بعد میں ہر ایک نے ایک مستقل علم کی حیثیت اختیار کرلی۔

سیرت کے مصادر میں کتب تاریخ اور طبقات اہم حیثیت رکھتی ہیں، زیر نظر مقالے میں انہی دونوں مصادر اور اسماالرجال کی کتب میں سیرت کا جائزہ پیش کرنا مقصود ہے۔

۱۔ کتب طبقات

طبقات رواۃ سے متعلق تصانیف حدیث نبوی سے متفرع ہونے والی اولین کتابیں ہیں، جن کے ذریعے سے ہم رواۃ حدیث کے احوال اور مختلف ادوار اور طبقات سے روشناس ہوتے ہیں، طبقات کے مؤلفین میں امام مسلم بن الحجاج (ف ۲۶۱ھ)، امام نسائی (ف ۳۰۲ھ) اور محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) کے نام مشہور ہیں،(۲) اور طبقات کا ذکر آتے ہی طبقات ابن سعد کا نام تصور میں گردش کرنے لگتا ہے، اور واقعی یہ کتاب اس فن کی انتہائی جلیل القدر کتاب ہے۔

طبقات ابن سعد ایک کبیر الحجم اور علمی مواد سے بھرپور کتاب ہے، زیر نظر ایڈیشن آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ نویں جلد علمی فہارس کے لئے مخصوص کی گئی ہے، اس کی پہلی دو جلدیں سیرت رسول ﷺ سے متعلق ہیں، تمہید کے طور پر ابن سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اجداد کرام کا بھی ذکر کیا ہے جو انبیاء علیہم السلام میں سے تھے، اور اس کے پہلو بہ پہلو حوا، ادریس، نوح، ابراہیم، اسماعیل اور حضرت آدم و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سنین اور ازمنہ کا ذکر بھی کیا ہے، اس کے علاوہ ابن سعد نے حضرات انبیاء کے اسماوانساب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے اجداد مثلاً قصی و عبد مناف، ہاشم اور عبد المطلب نیز آپ ﷺ کے والد ماجد اور والدہ محترمہ آمنہ بنت وھب کے حالات پر روشنی ڈالی ہے، اس ک بعد انہوں نے بعثت نبوی، نزول وحی، ہجرت اور ایک ایک کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے تمام وفود کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور اس کے بعد عہد رسالت میں مفتیان مدینہ اور دیگر صحابہ و تابعین کے سیر و سوانح کا ذکر کیا ہے۔

طبقات ابن سعد کی اہم خصوصیات

۱۔ ابن سعد خود ایک محدث تھے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تمام روایات سند کے ساتھ ذکر کی ہیں، اور سند کی وجہ سے روایت کی حیثیت بڑھ جاتی ہے اور محدثین کے اصولوں کے مطابق اس کی چھان پھٹک آسان ہو جاتی ہے۔

۲۔ اہل جرح و تعدیل کے نزدیک ابن سعد ثقہ راوی ہے اور اس بات پر سوائے یحیٰی بن معین کے سب کا اتفاق ہے۔(۳) اور وہ خود اپنی روایات میں بھی کوشش کرتے ہیں کہ ثقہ راویوں سے حاصل کریں، لیکن اس کے باوجود ضعیف راوی مثلاً واقدی سے بھی ان کی روایت موجود ہے، لیکن اگر تحقیقی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابن سعد ان روایات میں پوری احتیاط سے کام لیتے ہیں، جہاں واقدی کی روایات بکثرت نقل کرتے ہیں، وہاں اپنے دوسرے شیوخ مثلاً عنان بن مسلم، عبید اللہ بن موسیٰ اور فضل بن وکین سے بھی روایت کرتے ہیں اور یہ تینوں حضرات اپنی جگہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔

۳۔ طبقات ابن سعد میں جہاں صحیح سند سے روایات منقول ہیں، وہاں مقطوع اور مرسل روایات بھی پائی جاتی ہیں، اور یہ روایات لانا اس لئے ضروری ہو جاتا ہے تاکہ ایک موضوع کے بارے میں مکمل تصویر سامنے آجائے، اور سند کے ہوتے ہوئے اس کی جانچ پڑتال کرنا اہل علم کے لئے مشکل نہیں ہے۔

۴۔ اگرچہ طبقات ابن سعد روایات پر مشتمل ایک کتاب ہے اور نقد و تبصرہ کا وجود نہیں ہے مگر کہیں کہیں تنقیدی توضیحات بھی نظر آتی ہیں۔

مثلاً: ابن سعد نے ہشام کلبی کا یہ قول نقل کیا ہے:

بدر میں سائب بن مظعون نے شرکت کی تھی نہ کہ سائب بن عثمان بن مظعون نے۔

ابن سعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس جگہ کلبی سے غلطی سرزد ہوئی ہے، سیرت نگار جو مغازی سے بھی آشنا ہیں جانتے ہیں کہ ابن عثمان بن مظعون نے بدر واحد بلکہ تمام غزوات میں شرکت کی تھی۔(۴)

۵۔ طبقات ابن سعد میں زیادہ اشعار نقل نہیں کئے گئے، البتہ خطبات میں کچھ اشعار منقول ہیں، خصوصاً وہ خطبات جو آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر دیئے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ابن سعد محدثین کے طریقے کے مطابق روایت کرنے والا شخص ہے اور ادبا کی طرح تنقید کرنے کا عادی نہیں ہے۔

۲۔ طبقات کی ایک اور اہم کتاب خلیفہ بن خیاط (م ۲۴۰ھ) کی کتاب الطبقات ہے، یہ کتاب ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کی تحقیق سے پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی تھی۔

طبقات خلیفہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب میں ذکر انساب کا خصوصی اہتمام کیا ہے اور یہی اہتمام ان کی کتاب میں نمایاں نظر آتا ہے، اور اس کتاب میں سیرت کے حوالے سے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف ملتا ہے، ا۔اس کے بعد صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا ذکر ان کے مقام سکونت کے لحاظ سے کیا گیا ہے۔

۳۔ کتب تاریخ میں سال بہ سال کے واقعات کی ترتیب سے مرتب، سب سے قدیم تالیف خلیفہ بن خیاط (ف ۲۴۰ھ) کی تاریخ ملتی ہے، یہ کتاب بھی ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کی تحقیق سے پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں بغداد سے شائع ہوئی تھی۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط اس لئے اہمیت کے حامل ہے کہ یہ کتاب ایک قدیم مصدر ہونے ساتھ ساتھ محدثین کے اصولوں کے مطابق اس کی تمام روایات سند سے مزین ہیں، خلیفہ بن خیاط نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ ہر عہد کے والیان مملکت اور ان کے عہدے داران کی فہرست بھی دی جائے، غزوات اور داخلی جنگ و جدال میں شہید ہونے والے افراد کے نام تحریر کئے جائیں، حرہ اور زاویہ کے واقعات کے بارے میں تفصیلات صرف تاریخ خلیفہ میں پائی جاتی ہیں۔

خلیفہ بن خیاط نے اپنی کتاب کی ابتدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سن ولادت اور وفات سے کی ہے اور اس کے بعد سن ایک ہجری سے واقعات بیان کرنا شروع کئے ہیں، اس طرح

اس کتاب کی ابتدا ہجرت سے ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ مصنف کی وجہ ترتیب ہے کہ وہ اپنی کتاب کو واقعات کے بجائے تاریخی تسلسل اور سنوات پر مرتب کرنا چاہتے ہیں، اس طرح انہوں نے ہجرت سے شروع کرنے کے بعد ۲۳۲ھ تک کے واقعات اپنی کتاب میں جمع کئے ہیں، اس کتاب کی خصوصیات میں یہ اہم بات ہے کہ خلیفہ بن خیاط نے روایات ذکر کرتے ہوئے سند کا اہتمام کیا ہے، ہر سال میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات بتائے ہیں، ان میں غزوات اور سرایا کا بالخصوص ذکر کیا ہے، شہدا کے ناموں کی تفصیل اور غزوہ سے متعلق دیگر واقعات بیان کر دیئے ہیں، اس کے علاوہ ہر سال کے اہم واقعات میں مختلف شخصیات کے سن ولادت، سن وفات اور شادی بیاہ کے بارے میں بھی تذکرہ شامل ہے۔

اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ تاریخ خلیفہ بن خیاط تاریخی تسلسل، مختلف واقعات کی توثیق کے لئے ایک اہم مرجع ہے، اور اس کتاب سے مختلف عہدوں پر کام کرنے والے صحابہ کرام کی تفصیل بھی معلوم کی جاسکتی ہے۔

۴ اسما الرجال کی کتاب میں سب سے اہم کتاب امام مزی الدمشقی (ف ۷۴۲ھ) کی تہذیب الکمال فی اسماء والرجال ہے۔ اس کتاب میں امام مزی نے صحاح ستہ کے راویان کرام کے اسمائے گرامی ان کے اساتذہ، تلامذہ اور ان کے بارے میں اصل جرح و تعدیل کے اقوال جمع کئے ہیں، اور اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر بعد میں آنے والے کئی مؤلفین نے اس کتاب کا اختصار اور تہذیب کی ہے۔ (۶)

عموماً اسما الرجال کی کتابوں میں سیرت نبوی ﷺ بیان نہیں کی جاتی، لیکن امام مزی نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ ان کی کتاب کی ابتدا اس بابرکت تذکرے سے ہو، انہوں نے شروع میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ کتاب اس مقصد کے لئے نہیں ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ کتاب سیرت نبوی ﷺ کے ذکر سے خالی نہ رہے تاکہ برکت حاصل ہو اور آپ ﷺ کا ذکر مبارک شامل ہو سکے۔ (۷)

اور اس کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کا نسب شریف، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کی سیرت، آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ، آپ ﷺ کی مختصر سیرت بیان کی ہے، اس کے علاوہ آپ ﷺ کی اولاد، حج اور عمروں کی تعداد، غزوات، آپ ﷺ کے ارسال کردہ نمائندے، آپ ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں، ازواج مطہرات، آپ ﷺ کے شمائل، جسمانی اور اخلاقی صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس

طرح تقریباً ستر صفحات میں سیرت النبی کا مختصر جائزہ پیش کر دیا ہے، اور اس تذکرے میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ تمام سیرت صحیح احادیث سے سند کے ساتھ حاصل کی گئی ہے، اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ امام مزی نے کتب حدیث اور کتب سیرت کی بنیاد پر صحیح ترین معلومات جمع کر دی ہیں۔

۵۔ اسماالرجال کی ایک اور اہم کتاب حافظ ابن حبان (ف ۳۵۴ھ) کی کتاب الثقات ہے، جس میں انہوں نے راوایان حدیث کی ایک کثیر تعداد کا تذکرہ کیا ہے، نو جلدوں میں یہ کتاب دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد دکن سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی تھی، اس کی پہلی دو جلدوں میں مو ٔلف نے سیرت نبوی ﷺ کا تذکرہ بھی شامل کیا ہے، اور امام مزی کے برعکس نسب شریف ذکر کرنے کے بعد آپ ﷺ کی مکی زندگی کے حالات بھی بیان کئے ہیں، جو کہ تقریباً سو صفحات پر مشتمل ہیں، اور اس کے بعد ہجرت کا ذکر شروع کیا ہے اور باقی سیرت طیبہ تسلسل زمنی کے ساتھ سال بہ سال کے واقعات بیان کئے ہیں۔

حافظ ابن حبان نے محدثین کے طریقے کے مطابق روایات کو سند کے ساتھ ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے، اور ہر سال کے اہم واقعات میں غزوات، سرایا، تاریخ ولادت و وفات اور اس سال میں وقوع پذیر ہونے والے اہم واقعات بیان کئے ہیں، اور ان کا طریقہ خلیفہ بن خیاط کے طریقے سے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔

حافظ ابن حبان کے اہم مصادر میں کتب حدیث اور کتب سیرت مثلاً سیرت ابن ہشام اور مغازی واقدی شامل ہیں۔

تہذیب الکمال کی طرح کتاب الثقات میں بھی یہی کوشش نظر آتی ہے کہ سیرت کی صحیح روایات سند کے ساتھ جمع کر دی جائیں، ان کتابوں میں مذکورہ سیرت طیبہ ہمارے لئے دوسری کتابوں کی بہ نسبت کوئی جدید معلومات نہیں دیتی، لیکن ہر مؤلف جب اپنی سند سے روایت بیان کرتا ہے تو کثرت روایات تقویت کی باعث بنتی ہیں، اور مختلف روایات کے جمع ہونے سے کئی الفاظ اور واقعات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ طبقات اور تاریخ کی کتابوں کے ذریعے سے ہمیں واقعات کے تسلسل اور ترتیب کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے، اور اسماء الرجال کی کتب ہمیں سند کے ذریعے سے مزید تقویت بہم پہنچاتی ہیں۔

اس جائزے سے ایک اہم نقطہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کتب سیرت و تاریخ کے ساتھ کتب

حدیث سے سیرت حاصل کرنا نہایت ضروری ہے، اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کتب سیرت و تاریخ میں بہت روایات مرسل اور منقطع اسانید کے ساتھ بیان کر دی جاتی ہیں، جبکہ کتب حدیث میں روایات متصل سند کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں، جن کی وجہ سے کتب سیرت کی روایات کی توثیق ہو جاتی ہے۔

اگر یہی منہج اپنایا جائے تو ہم سیرت نبویہ کو انتہائی مکمل اور صحیح انداز میں پیش کر سکتے ہیں اور یہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۔ کتب سیرت سے حاصل کردہ معلومات کے بارے میں مکمل یقین اور اطمینان کا حصول۔

۲۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کئی نئی معلومات کا اضافہ، اس لئے کہ کتب سیرت اور تاریخ عموماً مغازی وغیرہ کو اہمیت دیتی ہیں، جبکہ کتب حدیث سے ہم بہت سی اجتماعی، اقتصادی اور انتظامی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۳۔ مؤرخین کے درمیان اختلافی مسائل کی وضاحت، مثلاً غزوہ بنی المصطلق کے بارے میں امام بخاری نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اچانک حملہ کیا تھا، جبکہ کتب سیرت کا دعویٰ ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں پہلے خبردار کیا تھا اور تیاری کے بعد مریسیع کے مقام پر جنگ ہوئی تھی۔ اس مسئلے میں تین آرا پائی جاتی ہیں۔

۱۔ جنگ سے پہلے دعوت دینا واجب نہیں ہے، یہ امام مازری اور قاضی عیاض کی رائے ہے۔

۲۔ دعوت دینا واجب ہے، امام مالک کی رائے ہے۔

۳۔ جس کو دعوت پہلے نہ پہنچی ہو اس کو دعوت دینا لازمی ہے اور جس کو پہنچ چکی ہو اس کے لئے دعوت دینا لازمی نہیں ہے، اور یہ رائے امام ابو حنیفہ امام شافعی اور امام احمد کی ہے، اور یہی راجح ہے۔ (۸) اور اس راجح مؤقف کی تائید امام بخاری کی روایت سے ہوتی ہے، اس صورت میں کتب سیرت اور تاریخ کی روایت کو قوی قرار دینا صحیح نہیں ہوگا۔

۴۔ مسلمان اہل علم کی کوششوں اور محنتوں کا بہترین ثمر ہمارے سامنے موجود ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہر قسم کی معلومات جمع کر دی گئی ہیں، ان میں وہ روایات بھی ہیں جو کہ اصول حدیث کے قواعد و ضوابط کے مطابق صحیح یا حسن کے

درجے میں ہیں، اور اس کے علاوہ وہ روایات بھی ہیں جو کہ مطلوبہ معیار پر پوری نہیں اترتیں، لیکن سند کی موجودگی میں ان کو آسانی سے پرکھا جاسکتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایسے تمام وسائل مہیا کر دیئے جن کے ذریعے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بالکل محفوظ و مصون ہوگئی اور ہر زمانے اور ہر عہد میں مسلمان اس اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اپنی زندگی کے مسائل حل کرتے چلے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سیرت طیبہ کی روشنی میں اپنی زندگی ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

حوالہ جات

۱۔ طبقات ابن سعد، ۵/ ۲۹۲، مسند احمد، ۲/۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۴، ۲۰۴، ۲۰۷، ۲۲۲،

۲۔ الرسالۃ المستطرفۃ/ ص ۱۰۴،

۳۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: تاریخ بغداد، ۵/۳۲۱/ الانساب ۴۷۰/ میزان الاعتدال، ۳/۵۶۰/ النجوم الزاہرۃ، ۲/۲۵۸، مقدمہ ابن الصلاح ۵۹۹، الجرح و التعدیل، ۳/ ۲/ ۲۶۲، تہذیب التہذیب، ۹/ ۱۸۲،

۴۔ طبقات ابن سعد، ۳/ ۴۰۲،

۵۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط، /۲۳۶، ۲۸۱،

۶۔ مقدمہ تہذیب الکمال از ڈاکٹر بشار عداد معروف، ۱/۵۱۔۷۱،

۷۔ تہذیب الکمال، ۱/ ۱۷۴،

۸۔ نیل الاوطار، شوکانی، ۷/ ۲۶۲،